5333-لڑکی کا مہر اس کے بھائی کے مال سے ادا کرنا

سوال

جب والدین کی بیٹی اور بیٹا بھی ہو اور بہت کوشش کے بعد انہیں بیٹی کے لیے رشتہ ملا لیکن ہونے والا داماد مہر کا مطالبہ کر رہا ہے ، اور لڑکی کے والدین کے پاس مہر ادا کرنے کی طاقت نہیں ، اس لیے اب وہ یہ کوشش کر رہے ہیں کہ انہیں ان کے بیٹے کا مہر مل جائے تا کہ وہ اپنی بیٹی کا مہر ادا کریں ، وہ اپنے بیٹے کے مہر کو صرف بیٹی کا مہر دینے میں ہی استعمال کر رہے ہیں ، میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ اس موضوع پر کچھ روشنی ڈالیں تا کہ ہم اس مشکل سے نکل سکیں ؟

پسندیدہ جواب

یہ تو بہت ہی عجیب وغریب سی بات ہے کہ بعض ممالک میں مہر لڑکی یا اس کے والدین کو ادا کرنا پڑتا ہے اور خاوند مہر لیتا ہے ، یہ تو بالکل کتاب وسنت کے خلاف ہے ، بلکہ حدیث میں تو ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ مہر کے لیے کوئی چیز تلاش کرے چاہے لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو ، اور جب اسے لوہے کی انگوٹھی بھی نہ ملی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کا مہر یہ قرار دیا کہ خاوند کو جتنا قرآن یاد ہے وہ بیوی کو حفظ کروائے ۔

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ :

ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپنے آپ کو آپ کے لیے ھبہ کرتی ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا اور اپنی نظریں اوپر کرنے کے بعد نیچے کرلیں جب عورت نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی فیصلہ نہیں فرمایا تو وہ بیٹھ گئی ۔

صحابہ کرام میں سے ایک صحابی کھڑا ہوا اور کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی ضرورت نہیں تو میرے ساتھ اس کی شادی کردیں ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تیرے پاس کچھ ہے ؟ اس صحابی نے جواب دیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ اللہ تعالی کی قسم میرے پاس کچھ نہیں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس دیکھو ہوسکتا ہے کچھ مل جائے ، وہ صحابی گیا اور واپس آ کہنے لگا اللہ کی قسم مجھے کچھ بھی نہیں ملا ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر لوہے کی انگوٹھی ہی مل جائے وہ گیا اور واپس آکر کہنے لگا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی ، لیکن میرے پاس یہ چادر ہے اس میں سے نصف اسے دیتا ہوں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اس کا تم کیا کرو گے اگر اسے تم باندھ لو تو اس پر کچھ بھی نہیں ہوگا ، وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ بات سن کر بیٹھ گیا اور جب زیادہ دیر بیٹھا رہا تو اٹھ کر چل دیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تو اسے واپس بلانے کا حکم دیا جب وہ واپس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تجھے کتنا قرآن یاد ہے ؟ اس نے جواب دیا فلاں فلاں سورۃ یاد ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اسے زبانی پڑھ سکتے ہو ؟ وہ کہنے لگا جی ہاں ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : جاؤ میں نے جو تمہیں قرآن کریم حفظ ہے اس کے بدلہ میں اس کا مالک بنا دیا ۔

صحیح بخاری (4842) صحیح مسلم (1425) ۔

اس حدیث سے یہ علم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بغیر مہر کے اس مرد سے شادی پر رضامند نہیں ہوئے اور مہر کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سے کچھ بھی نہیں پوچھا ، اور بلکہ اس میں یہ بھی ہے کہ عورت کو کچھ نہ کچھ مہر لازمی ادا کیا جائے گا ۔

پھر اللہ تعالی نے عورتوں پر مردوں کو جو فوقیت اور سربراہی عطا فرمائی اور واجب کی ہے اس کا مفہوم بھی یہی ہے کہ مرد ہی عورت کو کچھ نہ کچھ ادا کرے گا کیونکہ وہ عورت ذمہ دار ہے اور عورت اس کے پاس کمزور ناتواں ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں }۔النساء (34) ۔

پھر یہ بھی ہے کہ عورت کا یہ حق ہے کہ وہ مرد سے مہر حاصل کرے کیونکہ مرد اس سے استماع کرتا ہے اور یہ مہر اس کے بدلے میں ہے ۔

اللہ تبارک وتعالی نے اس کے بارہ میں کچھ اس طرح فرمایا :

{۔۔۔ اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کردو ، اور مہر مقرر ہوجانے کے بعد تم آپس کی رضامندی سے جو طے کرلو اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں ، بے شک اللہ تعالی علم والا حکمت والا ہے }۔النساء (24) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

اللہ تعالی کا یہ فرمان :

{اس لیے جن سے تم فائدہ اٹھاؤ انہیں ان کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کردو }۔

یعنی جس طرح تم ان سے نفع حاصل کرتے اور استمتاع کرتے ہو اس کے بدلے میں انہیں مہر ادا کرو ، جیسا کہ ایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

{اور تم اسے کیسے لے لوگے حالانکہ تم ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور ان عورتوں سے تم نے مضبوط اور پختہ عہد وپیمان لے رکھے ہیں }۔

اور جیسا کہ ایک اور جگہ پر یہ فرمایا :

{اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو }۔النساء (4) ۔

اور جیسا کہ اللہ تعالی نے یہ بھی فرمایا :

{اور جو کچھ تم انہیں دے چکے ہو اس میں سے کچھ بھی واپس لینا تمہارے لیے حلال نہیں ہے }۔ ۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (1/475) ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس عورت نے بھی اپنے ولی کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اس کا نکاح باطل ہے ، اوراگر خاوند نے اس سے دخول کرلیا تو اس سے نفع اوراستمتاع کرنے وجہ سے عورت کو مہر ادا کیا جائے گا ، اوراگر وہ آپس میں جھگڑا کریں تو جس کا ولی نہیں اس کا ولی حکمران ہوگا) سنن ترمذی حدیث نمبر (1102) سنن ابوداود حدیث نمبر (2083) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1879) ابوعیسی ترمذی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں یہ حدیث حسن ہے ۔

تو مندرجہ بالا سطور سے یہ علم ہوا کہ مرد عورت کو مہر ادا کرے گا نہ کہ عورت اپنے خاوند کو ادا کرے گی ۔

شیخ عبداللہ بن قعود کہتے ہیں :

مہر لینا بیوی کا حق ہے ، اسے مقرر کرنا واجب اور ضروری ہے ، بیوی اوراس کے گھر والوں پر کوئی چیز دینی واجب نہیں لیکن اگر وہ کچھ دینا چاہیں تو ان کی مرضی ۔

تو اس بنا پر یہ جائز نہیں کہ آپ بیٹے کے مال سے کچھ رقم لے کر لڑکی کا مہر ادا کریں ۔

شیخ براک کہتے ہیں :

جب لڑکے کے لیے بالکل ہی مال لینا جائز نہیں تو اس طرح لڑکی کے لیے بھی جائز نہیں ۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ جب آپ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کروگے تو وہ تمہاری بچی کے لیے اس مشکل کو آسان کردے گا اس لیے لڑکی کو بھی چاہیے کہ صبر و تحمل سے کام لیتی ہوئی اجر و ثواب کی نیت کرے ، اوراللہ تعالی سے دعا میں التجا کرے کہ وہ اس کی مشکل دور کردے ، اوراللہ تعالی اپنے بندے کے قریب ہے ۔

آپ کے ملک میں بسنے والے علماء کرام اور عقل و دانش رکھنے والوں اوراس طرح عام لوگوں پر بھی ضروری ہے کہ وہ اس بری عادت کو تبدیل کرکے سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں کیونکہ صحیح یہی ہے اوراس کی مخالفت کرنی جائز نہیں ، اوراس میں لوگوں کو قرآن وسنت کے دلائل اور علماء کرام کے اقوال سے قائل کریں ۔

واللہ اعلم .